Fikr-o-Nasar (Islamabad) 10:5 (1972)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

گزشتہ دنوں ادارے کی طرف سے مدیران اخبارات و رسائل کے نام ایک مراسلہ جاری کیا گیا تھا۔ نظرات کی جگہ وہ مراسلہ درج کیا جاتا ہے۔

(مدیر)

مکرمی! السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاته

ادارۂ تحقیقات اسلامی کے متعلق ایک عرصہ سے ملک کے پریس میں اداریوں خبروں اور خطوط کی شکل میں نکتہ چینیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ ایک قومی ادارہ ہے۔ پریس ملک و قوم کا ضمیر اور اس کی زبان ہوتا ہے اس کو اس بات کا پورا حق حاصل ہے کہ وہ قومی اداروں کا احتساب کرے۔ ادارہ ہر تعمیری تنقید کا خیر مقدم کرتا ہے۔ اور اس کی روشنی میں اپنی پالیسیوں کا جائزہ لیکر اپنی خوبیوں اور خامیوں کو پرکھتا ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ادارے کے متعلق جو باتیں ملک کے اخبارات و رسائل میں شائع ہوتی ہیں ان میں سے بیشتر بالعموم بےبنیاد اور بعید از حقیقت ہوتی ہیں۔ اس لئے ان باتوں کو بنیاد بنا کر جو کچھ رائے زنی کی جاتی ہے اسے بھی بجا نہیں کہا جا سکتا۔ مثال کے لئے صرف چند باتوں کا جائزہ لیکر ہم آپ کو یہ احساس دلانا چاہتے ہیں کہ ہمارا پریس ادارے کے متعلق جو مواد شائع کرتا ہے اس کی نوعیت کیا ہوتی ہے۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ان اخبارات و رسائل کا ذریعہ معلومات کیا ہے۔ اور ہمارا ذمہ‌دار پریس ایسا مواد جس سے کسی کی ذات مجروح ہوتی ہو شائع کرنے سے پہلے تحقیق کی ضرورت کیوں محسوس نہیں کرتا۔

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.
http://iri.iiu.edu.pk/

ابھی حال ھی میں امروز (٦ - اکتوبر) اور نوائے وقت (٨ - اکتوبر) نے اپنے اخباری کالموں میں ادارے کے متعلق کچھ مواد شائع کیا ھے اور اس کو بنیاد بنا کر دوسرے اخبارات و رسائل نے بھی اپنے قارئین کو ادارے کے متعلق معلومات بہم پہنچائی ھیں - نیز طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا ھے - ابھی تک ھمارا طریق یہ رھا ھے کہ : مت کہو گر برا کرے کوئی - لیکن ایک غلط بات مسلسل کہی جاتی رھے اور دوسری طرف سے صحیح بات پیش نہ کی جائے تو لوگ غلط ھی کو صحیح سمجھنے لگتے ھیں - نوائے وقت نے لکھا ھے کہ ادارے کے سربراہ کو تین ھزار تنخواہ اور ایک ھزار سے زائد بطور الاؤنس ادا کیا جاتا ھے - حالانکہ سربراہ کو مجموعی طور پر جو تنخواہ ملتی ھے وہ کل ڈھائی ھزار (٢٥٠٠) فکسڈ ھے - اور مکان کا کرایہ ٥٥٠ روپیے ھے جو اسلام‌آباد میں سرکاری محکموں کے مقابلے میں ایک کلرک یا اسسٹنٹ کے برابر بھی نہیں -

سکریٹری کی جگہ جو صاحب کام کررھے ھیں وہ وزارت اطلاعات کے ایک سیکشن آفیسر ھیں اور ادارے میں ڈیپوٹیشن پر آئے ھوئے ھیں - ان کو وھی حقوق و مراعات ادارے کی طرف سے حاصل ھیں جو اپنے اصل ڈیپارٹمنٹ میں حاصل تھیں - اخبار مذکور نے لکھا ھے کہ سکریٹری کو تنخواہ اور دیگر مراعات کی شکل میں چھ ھزار (٦٠٠٠) روپے ماھانہ ادا کئے جاتے ھیں - لیکن حقیقت حال اس سے مختلف ھے - سکریٹری کو سیلکشن گریڈ میں آخری تنخواہ کے طور پر پندرہ سو (١٥٠٠) روپے ماھوار ملتے ھیں - تنخواہ کا ٢٠ فیصد یعنی ٣٠٠ روپے بطور ڈیپوٹیشن پے حکومت نے الگ سے منظور کئے ھیں اس طرح ان کو کل اٹھارہ سو (١٨٠٠) روپے ماھوار ادا کئے جاتے ھیں - مکان کی سہولت انہیں اسی درجہ کی حاصل ھے جس کے وہ گورنمنٹ ملازم کی حیثیت سے حقدار ھیں -

سنہ ۱۹۶۲ع سے ستمبر سنہ ۱۹۷۲ع تک ادارے پر جو رقم خرچ ہوئی ہے وہ ایک کروڑ کے لگ بھگ بنتی ہے جو ملازمین کی تعداد اور کام کے پھیلاؤ کو دیکھتے ہوئے کچھ زیادہ نہیں ۔ آمد و خرچ اور ادارے کی کارکردگی کے متعلق نیشنل اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں مفصل اعداد و شمار پیش کئے جا چکے ہیں اور ان کی رپورٹ اخبارات میں شائع ہوچکی ہے ۔ اس رقم میں ملازمین (جن کی تعداد ۱۰۳ تک تھی) کی تنخواہوں کے علاوہ نادر کتب پر مشتمل ایک جامع لائیبریری کا خرچ بھی شامل ہے ۔ اس لائیبریری میں اب تک تیس ہزار (۳۰۰۰۰) کے قریب دینی اور علمی کتب جمع کی جاچکی ہیں جن کی مالیت قیمت خرید کے اعتبار سے بیس (۲۰) لاکھ کے لگ بھگ ہے ۔ مخطوطات و مصورات جنکی تعداد چار سو ہے وہ الگ ہیں ۔ جدید مشینوں پر مشتمل ایک پریس ہے جو ادارے کی کتابیں اور رسالے چھاپتا ہے ۔ ایک مائکروفلم یونٹ ہے جو نایاب کتابوں کی فلمیں اور فوٹو اسٹیٹ کاپیاں تیار کرتا ہے ۔

اخباری رپورٹ میں ادارے کی مطبوعات کی تعداد صرف دس بتائی گئی ہے جبکہ ان کی مجموعی تعداد ۳۲ ہے ۔ مزید کچھ کتابیں زیر طبع ہیں اور بعض طباعت کے لئے تیار ۔ ادارے کی فہرست مطبوعات سے جو منسلک ہے اس بیان کی صداقت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے ۔ اس میں چار رسالوں کا خرچ بھی شامل ہے ۔ انگریزی عربی اور اردو کے رسالے اب بھی پابندی سے شائع ہو رہے ہیں ۔ بنگلہ جولائی سنہ ۱۹۷۲ع سے بند کردیا گیا ہے ۔ ۲۵ سے ۵۰ فیصدی کمیشن وضع کرنے کے باوجود اب تک ادارے کو اپنی مطبوعات سے سوا لاکھ کی آمدنی ہو چکی ہے جو محفوظ ہے ۔

یہ وہ باتیں ہیں جن کا تعلق اعداد و شمار سے ہے اور دو دو چار قسم کی ہیں ۔ آپ خود ہی اندازہ لگائیے کہ حقیقت اور خبر میں غلط اور صحیح کا

تناسب کیا ہے ۔ اور خبر کا ذریعہ صداقت اور دیانت داری کے اعتبار سے کیا درجہ رکھتا ہے ۔ اور اگر یہ ذرائع حساب کتاب میں اس حد تک جھوٹ سچ سے بے نیاز ہوسکتے ہیں تو باقی امور جن کا تعلق افکار و خیالات سے ہے اور جن میں اختلاف رائے نیز پروپگنڈے کی بڑی گنجائش ہے ، ان کا ذکر ہی عبث ہے ۔

مدیران اخبارات و رسائل سے ہماری گزارش ہے کہ وہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے متعلق کچھ لکھنے سے پہلے معتبر اور اصل ذرائع سے حقائق اور صحیح معلومات حاصل کرلیا کریں تو ادارہ جھوٹے پروپگنڈے کے نقصان سے اور خود اخبارات و رسائل غلط خبروں کی اشاعت کی ذمہ داری سے بچ جائیں ۔ ایسی بے سروپا خبروں کی اشاعت یقیناً غیر اسلامی ہے اور ایک مسلمان کے شایان شان نہیں کہ افترا پردازی اور بہتان طرازی کو اپنا دین و ایمان سمجھے ۔

(محمد صغیر حسن معصومی)
ڈائرکٹر